روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | بدھ ۱۲ صفر ۱۴۱۳ھ، ۱۲ ظہور ۱۳۷۱ ہش، ۱۲ اگست ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۸۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ سے دل لگائیں

"تعجب ہے کہ انسان اس دنیا میں راحت اور آرام طلب کرتا ہے حالانکہ اس میں بڑی بڑی تلخیاں ہیں۔ خویش و اقارب کو ترک کرنا دوستوں کا جدا ہونا۔ ہر ایک محبوب سے کنارہ کشی کرنا۔ البتہ آرام کی صورت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ دل لگایا جاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۴۱)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دنیا پرستی کی حد ہو گئی ہے۔ ہر شخص دنیا ہی کا شیدائی نظر آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جدھر آنکھ اٹھاتا ہے ابنائے دنیا ہی کو دیکھتا ہے۔ چونکہ ایسے مخلصوں کی نظیریں بہت ہی کم ہیں جو خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل تعلقات کا نمونہ ہوں۔ اس لئے اس طرف توجہ ہی نہیں۔ برخلاف اس کے دنیا پرستوں کی نظیریں نظر آتی ہیں۔ اس لئے ہر شخص اس طرف کو جھکتا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف بہت ہی کم لوگ آتے ہیں کیونکہ خدا کی راہ اختیار کرنا دنیا سے باہر ہو جانا ہے جب تک انسان ایک موت اختیار نہیں کر لیتا اس راہ سے داخل نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۱۲)

"دنیا کی حالت اور رنگ دیکھا جاوے تو وہ بہت کچھ بدلا ہوا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایسی حالت ہو گئی ہے کہ گویا حسن ظن کا موقعہ ہی نہیں رہا۔ کیونکہ اگر ہر پہلو سے بدظنی ہی ظاہر ہو تو انسان کہاں تک اس پر حسن ظن کرے گا۔ میں حیران ہوتا ہوں جب دیکھتا ہوں کہ دنیا میں سوائے دہریت، مکر و فریب کے اور کوئی بات نظر نہیں آتی۔ بالکل طبیعتیں دنیا ہی پر مائل ہو گئی ہیں۔ یہاں تک کہ دین کا کام بھی اگر کوئی اپنے ہاتھ میں لیتا ہے تو اس میں بھی ان باتوں کا دخل ہے۔ یا تو وہ محض دنیا کا لالچ ہے یا دنیا کی ملونی ہے۔ ایسی حالت میں میں نے سوچا ہے کہ اگر کوئی مرتا ہے تو پھر مرے۔

میں حیران ہوتا ہوں کہ لوگ تو اور اور باتوں کے لئے روتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اور باتوں کو چھوڑو مجھے تو اس کا فکر ہو رہا ہے کہ خدا کی ہستی ہی پر ان کو یقین نہیں رہا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۴)

ولادت

مکرم مرزا النعمان احمد صاحب اور مکرمہ امۃ العلی بشرٰی صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۰۔ اگست کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کا نواسہ اور محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب کا پوتا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کی دعا کریں۔

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین کا اعزاز

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ نے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے زیر اہتمام علمی و ادبی مقابلہ جات برائے کالج ۹۱-۱۹۹۰ء میں قابل تحسین کارکردگی کی بناء پر مجموعی لحاظ سے اوّل پوزیشن حاصل کرنے پر سند افتخار کا اعزاز حاصل کیا ہے۔

نیز کالج کی طالبہ عزیزہ عافیہ عصمت بنت چوہدری عصمت اللہ صاحب نے بورڈ ہذا کے زیر اہتمام سالانہ ادبی علمی مقابلہ جات (کالج طالبات) منعقدہ ۹۱-۱۹۹۰ء میں بحیثیت مجموعی بہترین کارکردگی کی بناء پر اوّل پوزیشن حاصل کی اور سند حسن امتیاز کا اعزاز حاصل کیا۔

عزیزہ عافیہ عصمت قبل ازیں متعدد بین الکلیاتی علمی ادبی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کر چکی ہے۔ ۱۸۔ جولائی ۱۹۹۲ء کو فیصل آباد بورڈ کی تقریب تقسیم انعامات و اسناد منعقدہ ڈویژنل پبلک سکول فیصل آباد میں صوبائی وزیر تعلیم جناب بیرسٹر عثمان ابراہیم صاحب نے اسناد عطا کیں۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز جامعہ نصرت ربوہ اور عزیزہ عافیہ عصمت کے لئے بابرکت فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والوں کو کوئی نہیں مٹا سکتا

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی)

سکندر بہت بڑا بادشاہ گزرا ہے۔ بعض لوگ اسے گالیاں دیتے ہیں۔ لیکن کسی کو کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی کیا کہتا ہے۔ لیکن اگر ان لوگوں کو جنہوں نے خدا سے تعلق پیدا کیا تھا۔ کوئی برا بھلا کہے تو ہزاروں نہیں لاکھوں انسان اپنی جانیں قربان کر دیں گے۔ مسیح دیکھا تو تھا جس کو یہودیوں نے پکڑ کر سولی پر لٹکا دیا تھا۔ اور سکندر وہ تھا جو جہلم تک ملک فتح کرتا آیا۔ لیکن اس کو اگر کوئی برا کہے تو کوئی برا نہیں مناتا۔ لیکن مسیح کے خلاف بہت سے لوگ ایک بات بھی نہیں سن سکتے۔ یہی وہ بیّن فرق ہے جو اللہ سے تعلق رکھنے والوں اور دنیا سے تعلق رکھنے والوں میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والوں کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔

بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ خدا سے تعلق پیدا کیا اور فرمانبرداری کی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے ان کو بڑی ترقی دی اور ان میں سے نبی ہوئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں انہوں نے اطاعت چھوڑ دی اس لئے ذلیل ہو گئے۔

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش ۱۲۔ اگست ۱۹۹۲ء

حصولِ مقصدِ حیات

اگر کسی کو کوئی نہ بھی بتائے کہ اس کا مقصدِ حیات کیا ہے تو یقیناً وہ خود سوچے گا اور اپنے دل اور اپنے ذہن میں کوئی تصور ضرور قائم کرے گا۔ الفاظ میں اسے نہ بھی بیان کر سکے تو اس کی حرکات و سکنات سے پتہ چلتا رہے گا۔ کہ وہ کیا چاہتا ہے اور کس طرح ۔ اور اسی طرح کیوں ۔ زندگی گذارنی چاہتا ہے ۔ یہ مقصد دنیاوی ہو یا دینی ۔ وہ اس کے حصول کے لئے کوشاں رہے گا۔ اور اس کی کوشش اس حد تک پہنچ جائے گی کہ دوسروں کو محسوس بھی ہو گی اور نظر بھی آئے گی۔ اگرچہ یوں بھی لگتا ہے کہ بعض لوگ بے مقصد زندگی گذار رہے ہیں ۔ لیکن بے مقصدیت ہی ان کا مقصد ہو گا۔ وہ یہی چاہتے ہوں گے کہ کھائیں پئیں ۔ آرام کریں اور اس طرح دن گذارتے گذارتے یہاں سے چلے جائیں۔

لیکن اگر کسی کو یہ بتا دیا جائے کہ اس کا مقصدِ حیات اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ تو لازمی ہے کہ وہ اس بات پر غور کرے اور سوچ اور جان لے کہ آخر عبادت ہے کیا، عبادت محدود بھی ہو سکتی ہے اور غیر محدود بھی ا عبادت کو بعض خاص قسم کے اعمال سے بھی منسلک کیا جا سکتا ہے اور اسے عمومی رنگ دے کر زندگی کے ہر فیصلہ پر بھی حاوی کیا جا سکتا ہے ۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ عام طور پر تو عبادت ان باتوں کو کہا جاتا ہے جو کوئی مذہب اپنے پیروکاروں کو بتاتا ہے ۔ جس کا طریق بھی بتایا جاتا ہے اور اوقات بھی ۔ مثلاً کچھ لوگ پاٹھ کرتے ہیں۔ کچھ گرجا جاتے ہیں ۔ کچھ مندر اور کچھ نماز پڑھتے ہیں۔ یہ مختلف مذاہب کے طریق ہیں جن کا نام عبادت ہے لیکن عبادت اگر زندگی کا مقصد ہے تو اسے ساری زندگی پر حاوی کرنے کی ضرورت ہے ۔ اس زندگی کے ہر لمحہ کے ساتھ منسلک کرنا از بس ضروری ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کے ہر فعل کو عبادت بنا سکتا ہے اور یہی کچھ اسے کرنا چاہیئے ۔ وہ سوئے یا جاگے ۔ وہ چلے یا پھرے۔ وہ کھائے یا پیئے ۔ وہ تجارت کرے یا زراعت کرے۔ وہ علم حاصل کرے اور علم سے دوسروں کو متمتع کرے ۔ یہ سب باتیں عبادت میں شامل ہو سکتی ہیں اور عبادت کہلا سکتی ہیں ۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ انسان یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کرے اور ان سب باتوں میں اس کی منشاء اور مرضی کو مدِ نظر رکھے ۔ ایسا ہو تو یہ سب کچھ عبادت اور مقصدِ حیات ہے ۔

احترامِ آدمیت دوستی کی ہے دلیل
اور ہے یہ باعثِ خوشنودیٔ ربِّ جلیل
نفرتوں کی آگ میں جل کر بھسم ہو جاؤ گے
کھینچ دو تم اس کے آگے ایک فولادی فصیل

ــــــ ابوالاقبال

○

ظلمتوں کے سلسلے برہم ہوئے
قصرِ کسریٰ کے منارے ختم ہوئے

مرحبا، افضل ہوئے اعظم ہوئے
مرسلوں کے تاج اور خاتم ہوئے

آپ کا ہی نور تھا واں جلوہ گر
قبلۂ کرّوبیاں آدم ہوئے

حق تعالیٰ کی عطاء فتح مبیں
سرنگوں کفّار کے پرچم ہوئے

بے عمل، عاصی، خطاکاروں پہ بھی
آپؐ کے لطف و کرم پیہم ہوئے

آپؐ سے نسبت غلامی کی ہوئی
آپؐ کے ہونے سے آقا ہم ہوئے

میرے دکھ، میرے وساوس، میرے غم
ذکرِ محبوبِ خدا سے کم ہوئے

محمد احمد حامی

تحریک جدید کی وسعت پذیر ذمہ داریوں کے پیشِ نظر وعدہ جات کا ٹارگٹ امسال حاصل کرنا از حد ضروری ہے ۔ اگر دعا اور منظم کوشش سے کام لیا جائے تو اللہ تعالیٰ کامیاب فرما دیتا ہے ۔ مثال کے طور پر مکرم عبد المتین صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ حلقہ بیت النور لاہور نے ایک ذیلی حلقہ فیصل ٹاؤن میں حصولِ ٹارگٹ کے لئے حسب ذیل طریق سے کوشش فرمائی ۔

اوّل :۔ وعدہ کنندگان کی تعداد میں ۱۳۸ کا اضافہ کیا۔

دوم :۔ ہر گھر کے ہر فرد کا وعدہ لیا گیا ۔ اور کمانے والوں سے معیاری وعدے لئے گئے ۔

سوم :۔ وفات یافتگان کے کھاتے بھی بحال کروائے گئے ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں ٹارگٹ سے بھی زیادہ وعدے حاصل کرنے میں کامیاب فرمایا ۔ اور اس حلقے کی قربانی بھی بفضلِ خدا ۔/۲۳۰ روپے فی کس ہو گئی ۔ دیگر جماعتیں بھی ذیلی تنظیموں کے تعاون سے اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی توقعات پر پورا اتریں اور حضور کی مستجاب دعاؤں سے مستفیض ہوں ۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں۔

ہر کہ عشقِ دلبرے در جانِ اوست
دل ز دستش اوفتد از ہجر دوست

جس کی جان میں دلبر کا عشق سما گیا ہے تو دوست کے فراق میں اس کا دل ہاتھ سے نکل نکل جاتا ہے۔

عاشقاں را صبر و آرام کجا
تو بہ از روئے دلآرامے کجا

عاشقوں کے لئے صبر اور آرام کہاں۔ اور معشوق کے چہرے سے روگردانی کہاں؟

ہر کرا عشقِ رُخِ یارے بُوَد
روز و شب با آں رُخش کارے بُوَد

جسے دوست کے منہ سے محبت ہوتی ہے اسے تو دن رات اسی کے چہرہ کا ہی خیال رہتا ہے۔

فُرقتش گر اتفاقے اوفتد
در تن و جانش فراقے اوفتد

اگر اتفاقاً اس سے جدائی ہو جائے تو اس کے جان و تن میں جدائی ہو جاتی ہے۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالےٰ سے محبت کا ذکر فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہر وہ شخص جس کی جان میں عشق دلبر یعنی خدا تعالےٰ کا عشق سما گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے واقعی تہہ دل سے محبت کرتا ہے اور اس کی محبت خلوص اور صدق پر مبنی ہے اس کی تو یہ کیفیت ہے کہ جب وہ یہ محسوس کرے کہ وہ اپنے دوست یعنی خدا تعالےٰ سے کسی طرح الگ ہے تو اس کا دل اتنا بے قرار ہو جاتا ہے گویا اس کے ہاتھ سے نکلا جاتا ہے۔ یعنی اس کی تسلی اور اس کی تسکین صرف اسی بات میں ہوتی ہے کہ اسے اس بات کا یقین رہے کہ وہ اور اس کا دوست یعنی خدا تعالےٰ ایک دوسرے کے قریب ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ جہاں تک عاشقوں کا تعلق ہے یعنی جو لوگ خدا تعالےٰ سے محبت کرتے ہیں۔ ان کے لئے صبر اور آرام کہاں میسر آسکتا ہے۔ وہ تو ہر وقت اپنے خدا کے لئے بے چین رہتے ہیں اور ہر قسم کی بے آرامی کو برداشت کرتے ہیں۔ یہ بات ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ اپنے محبوب کے چہرے سے اپنی آنکھوں کو ہٹا لیں۔ ان کے دل کا آرام تو ان کے محبوب کے چہرے کی طرف نظر رکھنا ہی ہوتا ہے۔ اور اگر کبھی ان سے غفلت سرزد ہو جائے تو وہ بے قرار ہو جاتے ہیں۔ اور اس بات کو کسی صورت بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے کیونکہ ہر وہ شخص جسے اپنے محبوب کے چہرے سے پیار ہوتا ہے وہ دن رات اسی کے خیال میں مگن رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے خیال میں مگن رہنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ واقعی انسان اللہ تعالےٰ کو ہر وقت اپنے سامنے رکھے جیسے کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے اور خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ ہر لمحہ اور ہر قدم پر اس کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ صرف وہی کچھ کہے اور وہی کچھ کرے جس سے اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو جائے جتنا زیادہ سے زیادہ وہ خدا تعالےٰ کے احکام کا خیال رکھے گا اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے گا۔ اتنا ہی زیادہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے محبوب کے چہرے کی طرف نظر رکھتا ہے۔ اگر اتفاقاً اس سے جدائی ہو جائے یعنی کسی وقت غفلت کا دور آ جائے تو اسے ایسا لگنا چاہیئے کہ گویا اس کے تن سے اس کی جان نکل گئی ہے۔

جیسا کہ حضور نے پہلے شعر میں فرمایا ہے کہ جس کی جان میں دلبر کا عشق سما گیا ہے گویا کہ جان اور تن کی یہ کیفیت ہے کہ اگر انسان اپنے آپ کو تن سمجھے تو اس میں جو جان ہے وہ اللہ تعالےٰ سے تعبیر کرے۔ یعنی اگر خدا تعالےٰ سے کسی وقت غفلت کا دور آ جائے تو اسے یہ محسوس ہو کہ اس کے تن میں سے جان نکل گئی ہے۔ اور وہ ایک مردہ کی طرح ہو گیا ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ بظاہر زندہ ہے۔

ارشادات

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۔

تلقینِ عمل

جس قدر اوسط دماغ رکھنے والے انسان ہیں ان کے اندر ہر قسم کا مادہ موجود ہوتا ہے۔ وہ ذہانت بھی رکھتے ہیں وہ فطانت بھی رکھتے ہیں۔ وہ عقل بھی رکھتے ہیں۔ وہ فکر بھی رکھتے ہیں۔ وہ علم بھی رکھتے ہیں۔ وہ شعور بھی رکھتے ہیں۔ وہ احساس بھی رکھتے ہیں اور جب کوئی شخص ان قوتوں کو ترقی دینا چاہے تو وہ ترقی دے سکتا ہے۔ یہ بالکل ممکن ہے کہ وہ انتہا درجہ کا فطین نہ بنے وہ انتہا درجہ کا ذکی نہ بنے۔ وہ انتہا درجہ کا ذہین نہ بنے۔ وہ انتہا درجہ کا حساس نہ بنے۔ اور انتہا درجہ کا باشعور نہ بنے۔ وہ انتہا درجہ کا فقیہہ نہ بنے۔ وہ انتہا درجہ کا مفکر نہ بنے۔ مگر وہ ایک اوسط درجے کا فطین، ایک اوسط درجے کا ذہین اور ایک اوسط درجے کا مفکر بن سکتا ہے اگر کوشش کرے۔

پس خدام الاحمدیہ کا کام اس طرز پر ہونا چاہیئے کہ نوجوانوں میں ذہانت پیدا ہو۔ ممکن ہے وہ کہیں کہ ہمیں یہ باتیں نہیں آتیں۔ اور ہم سمجھ نہیں سکتے کہ ہم کس طرح اس کام کو چلائیں۔ سو وہ میرے پاس آئیں اور مجھ سے مشورہ لیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تمام باتیں آتی ہیں۔ میں انہیں باتیں بتاؤں گا آگے عمل کرنا ان کا کام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر وہ میری باتوں پر عمل کریں تو نوجوانوں میں بہت جلد ذہانت پیدا ہو سکتی ہے۔ ذہانت دراصل نتیجہ ہے کامل توجہ کا۔ اگر ہم کامل توجہ کی عادت ڈال لیں تو لازماً ہمارے اندر ذہانت پیدا ہو گی اور یہ ذہانت پھر ایک مقام پر ٹھہر نہیں جاتی۔ بلکہ ترقی کرتی رہتی ہے۔ میں نے اسی اصول کو مدّنظر رکھتے ہوئے خدام الاحمدیہ کے کارکنان کو نصیحت کی ہے کہ اگر ان میں سے کوئی اپنے فرائض کی بجا آوری میں غفلت سے کام لیتا ہے تو اسے سزا دو۔ کیونکہ توجہ پیدا کرنے کے مختلف سامانوں میں سے ایک سامان ڈرد ہے یعنی انسان کو یہ خیال ہو کہ اگر میں ناکام رہا تو مجھے سزا ملے گی۔ یورپین لوگوں میں ذہانت کی ترقی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ مجرم کو سزا دیتے ہیں سخت سنگ دل ہوتے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں یہ ہوتا ہے کہ جب کسی سے کوئی قصور سرزد ہو اور اسے سزا دی جائے تو وہ اپنے قصور کے ازالہ کے لئے صرف اتنا کافی سمجھتا ہے کہ پیسے کے دسویں حصّے کا کاغذ لیا اور پیسے کے بیسویں حصّے کی سیاہی۔ اور لکھ دیا حضور میری توبہ۔ میرا قصور معاف فرمائیں... اور اگر چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اسے جواب نہ دیا جائے کہ اچھا تمہیں معاف کر دیا گیا ہے۔ تو تمام معززین کی چٹھیوں پر چٹھیاں آنی شروع ہو جائیں گی کہ فلاں شخص بڑا پشیمان ہے وہ توبہ کرتا ہے اسے معاف کیا جائے۔ تم اسی قسم کا تمسخر کسی زندہ قوم میں نہیں دیکھ سکتے۔ تم چلے جاؤ انگلستان میں، تم چلے جاؤ جرمنی میں، تم چلے جاؤ امریکہ میں تم چلے جاؤ اٹلی میں۔ تم چلے جاؤ فرانس میں۔ تم کسی جگہ بھی ایسا تمسخر ہوتے نہیں دیکھو گے۔ تم سو میں سے ایک ایک احمق بھی ایسا نہیں دیکھو گے جو قصور کے بعد کاغذ اور قلم دوات لے کر بیٹھ جائے اور معافی کی درخواست لکھنا شروع کر دے۔ اور تم کوئی ایسا احمق نہیں دیکھو گے جو ایسے شخص کی سفارش کرے مگر ہمارے ہندوستان میں یہ عام بات ہے اور یہ مرض اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ اس کے نتیجہ میں عجیب عجیب نظارے بعض دفعہ دیکھنے میں آتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک امر کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا ہے۔ جب تشحیذ الاذہان کی انجمن قائم ہوئی تو اس وقت ہم میں سے ایک شخص سے ایک غلطی ہوئی۔ اس نے بعد میں توبہ بھی کی۔ قربانی بھی کی اور نقصان بھی اٹھایا۔ مگر اس وقت اس سے غلطی ہو گئی۔ اس شخص کے اخلاص

باقی صڈ پر

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم پر کبھی ایسا وقت نہ آنے دے کہ ہم اس کی طرف سے غافل ہوں۔ ان لوگوں کے لئے جو خدا تعالےٰ سے محبت رکھتے ہیں بالکل ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا ان کے بدن سے ان کی جان الگ ہو گئی ہے۔ اے خدا تو ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ تیرے احکام کی پیروی کریں۔ تیرے چہرے کی طرف نظر رکھیں اور ایسی زندگی گذاریں جو تیرے ہاں درجہ قبولیت پانے والی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی ضرب الامثال

○ ماہنامہ نگار پاکستان میں جسکے مدیر شہیر محترم ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب ہیں کے اکتوبر ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں مختلف ممالک کی ضرب الامثال شائع کی گئی ہیں ہم ذیل میں عربی ضرب الامثال درج کرتے ہیں۔ امید ہے ہمارے قارئین اس سے محظوظ ہوں گے

(ادارہ)

○ سب سے اچھی جنگ وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ کرو۔

○ انہوں نے کبوتر خانہ کی چابی بلی کے سپرد کر دی۔

○ ایک دولتمند بخیل تابستان کے اُس بادل کی مثال ہے جسمیں بارش نہ ہو۔

○ جب تک کہ تریاق آوے مار گزیدہ مر جاتا ہے۔

○ دعا ایمان کا ستون ہے۔

○ زندگی کا ہر دن تمہاری تاریخ کا ورق ہے

○ خاردار درختوں سے گوند نکلتی ہے۔

○ انسان کا شکم اُسی کا دشمن ہے۔

○ غضب دل کی آگ ہے۔

○ اپنے غصّہ کا خاموشی سے علاج کرو

○ سب سے بڑی حکومت غصّہ کا محکوم کرنا ہے۔

○ ایک عالم بے عمل ایک ابر بے باراں کی مثال ہے۔

○ دنیا مردار ہے اور اس کے متلاشی کتّے ہیں۔

○ دنیا مومنوں کے لئے دوزخ ہے اور کافروں کے لئے بہشت ہے۔

○ گدھا سینگ تلاش کرنے آیا اور کان بھی کھو آیا۔

○ جب کتا تمہارا رہنما ہے تو وہ تم کو کتوں کی لاشوں کے پاس لے جائے گا۔

○ دو خرگوشوں کا تعاقب کر کے ان کو پکڑنا مشکل ہے۔

○ اگر دل اندھا ہے تو ظاہری آنکھیں کسی کام کی نہیں

○ جیسے ایک پروانہ روشن شمع پر گرتا ہے۔

○ ایک برا دوست ایک آہنگر کی مثال ہے۔ جو اگر تم کو آگ سے نہیں جلاتا تو دھوئیں سے تکلیف دیتا ہے۔

○ سفید بال موت کا پیغام ہیں۔

○ بے شرم عورت اس خوراک کی مانند ہے جو بے نمک ہو۔

○ شور کرنے والی بلی کچھ نہیں پکڑ سکتی۔

○ ایک غریب آدمی بلا صبر کے ایک چراغ کی مثال ہے جسمیں روغن نہ ہو۔

○ جو سانپ کی پرورش کرتا ہے وہ ضرور کاٹا جاوے گا۔

○ اگر تم چیزوں کو سر سے نہیں پکڑ سکتے۔ تو ان کو دم سے ہی پکڑ لو۔

○ سرد لوہے پر ہتھوڑے مارنا بے کار ہے۔

○ زمانہ سب سے عمدہ سبق سکھلانے والا ہے۔

○ دولت مند بخیل غریب آدمی سے بھی غریب ہے۔

○ جتنی زیادہ امید رکھو گے اُتنی تکلیف اٹھاؤ گے۔

○ ایک دل جس میں تکلیف کا شائبہ نہ ہو ایک بھری ہوئی تھیلی سے اچھا ہے۔

○ دولت استعمال کرنے سے کم ہو جاتی ہے۔ مگر عقل استعمال کرنے سے بڑھتی ہے

○ جہالت سب سے بڑا افلاس ہے۔

○ ٹیڑھے کا سایہ بھی ٹیڑھا ہوتا ہے۔

○ صبر خوشی کی چابی ہے۔

○ جب تم سندان ہو تو صبر کرو جب ہتھوڑا ہو تو خوب کوٹو۔

○ خواہشوں کا دنیاوی خوشیوں سے روزہ رکھنا سب سے عمدہ روزہ رکھنا ہے۔

○ اپنے آپ سے بھاگنا زیادہ بہتر ہے بہ نسبت ایک شیر سے بھاگنے کے۔

○ خواہ کمان خمیدہ ہے مگر تیر کو اسکے نشانہ پر پہنچا دیتی ہے۔

○ غیب کے بہت زیادہ کی نسبت جیب کا تھوڑا بھی اچھا ہے۔

○ عقلمند دشمن جاہل دوست سے اچھا ہے۔

○ کتوں کے منہ میں دودھ مت ڈالو۔

○ غیبت کے سننے والا خود ایک غیبت کرنے والا شمار ہوتا ہے۔

○ جو شخص کسی چیز کو محبت کرتا ہے وہ اکثر اُسی کا ذکر کرتا ہے۔

○ فقیہ کا بیٹا آدھا فقیہ ہوتا ہے۔

○ جس نے کوئی گناہ نہیں کیا اُسکو کوئی ڈر نہیں۔

○ ایک روز کی جدائی ایک سال کے برابر ہے۔

○ دوستی کی قرابت اچھی ہے رشتہ کی قرابت سے۔

○ جاہل طلب کرتا ہے مال کو اور عقلمند کمال کو۔

○ مصیبت کے وقت تیرا بھائی پہچانا جاتا ہے۔

○ جس وقت دوپہر کا کھانا کھاؤ لیٹ جاؤ۔ اور جس وقت شام کا کھانا کھاؤ چہل قدمی کرو۔

○ زبان میں خوبصورتی ہے۔

○ حرکت میں برکت ہے۔

○ برے ہمنشین سے تنہائی بہتر ہے۔

○ کریم جب وعدے کرتا ہے تو پورے کرتا ہے۔

○ کسی بلا کے واقع ہونے سے اُس کا خطرہ بہت سخت ہے۔

○ قناعت خوشی کی چابی ہے۔

○ قصہ گو قصہ گو کو دوست نہیں رکھتا۔

○ کتوں کے بھونکنے سے بادل نہیں ڈرتے

○ اپنے جد کی شرافت کی بابت پالنے میں گفتگو کرتا ہے۔

○ مومن دو مرتبہ ایک ہی سوراخ سے نہیں کاٹا جاتا۔

○ انسان کی سلامتی اُسکی زبان کی حفاظت میں ہے۔

○ دولت اور عزت میں مرنا ذلت اور عاجزی کی زندگی سے بہتر ہے۔

○ آج کا کام کل پر مت چھوڑو۔

○ اونٹ کا پاؤں باندھ رکھ اور توکل پر چھوڑ دے۔

○ بیشک لوہا لوہے سے کاٹا جاتا ہے

○ ظالم کی نیند اُسکی بیداری سے بہتر ہے۔

○ وطن کی محبت ایک جزوِ ایمان ہے۔

○ حسد محسود تک پہنچنے سے پہلے حاسد کو مار ڈالتا ہے۔

○ اپنے گھر سے بھلی کوئی جگہ نہیں۔

○ شریروں کی صحبت سمندر کے سفر کی مانند ہے۔

○ زبان تسبیحیں پڑھنے والی اور دل ذبح کرنیوالا۔

○ جس کا دسترخوان بڑھا اسکے بھائی بڑھے۔

○ عادت دوسری طبیعت ہوتی ہے۔

○ اصل بخشش وہ ہے جو سوال سے پہلے کی جاوے۔

○ بچوں کا ڈرنا (استاد کا) باغ میں پانی دینے کی مثال ہے۔

الفضل کے علاوہ ربوہ سے "انصار اللہ" "خالد" "مصباح" "تشحیذ الاذہان" باقاعدگی سے شائع ہوتے ہیں۔ ان کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ اطفال الاحمدیہ خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ اپنے اپنے پرچے میں دل کھول کر دلچسپی لیں۔ (ادارہ)

ماخوذ - ریڈرز ڈائجسٹ جولائی ۱۹۷۷ء

بچوں کے ٹی وی پر اثرات اور والدین کی ذمہ داری

مکرمہ حمیدہ صاحبہ اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب کراچی لکھتی ہیں:

آپ کا خط "الفضل" میں میرے نام چھپا۔ حوصلہ افزائی کے لئے شکریہ۔ خدا تعالیٰ کرے۔ کہ آپ کا حُسنِ ظن پورا کر کے کچھ لکھنے کے قابل بن سکوں۔ "بچوں پر ٹی۔وی کے اثرات اور والدین کی ذمہ داری" انگلش رسالہ سے مضمون کا ترجمہ کا خلاصہ بنوا کر آپ کی خدمت میں ارسال کر رہی ہوں۔ اگر معیاری ہو تو الفضل میں جگہ دے دیں شکریہ کاغذی ہے پیرہن میں اپنے بڑے ماموں جان حکیم فضل الرحمان صاحب کا حال پڑھ کر خوشی ہوتی ہے کہ آپ ماموں جان کا حال عزت و احترام سے لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ بہت پیارے انسان تھے گو کہ اُن کی واپسی پر لاہور انہیں تھوڑی دیر ہی ملنے کا اتفاق ہوا تھا لیکن اُن کی پُر شفقت اور محبت بھری یاد ہمیشہ رہے گی۔

اللہ تعالیٰ کرے۔ اخبار الفضل آپ کی قیادت میں ترقی کی راہوں پر گامزن ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم سب کے ساتھ ہو۔

ٹی وی پر ڈرامے۔ فلمیں۔ اشتہارات کارٹون۔ موسیقی۔ مخصوص مذہبی و سیاسی نقطہ ہائے نظر۔ کھیلیں اور خبریں وغیرہ دکھائی جاتی ہیں۔ ناظرین میں سے ایک بھاری تعداد بچوں کی ہوتی ہے جو لمبا اوقات گھنٹوں بیٹھے اپنی پسند کے پروگرام دیکھتے رہتے ہیں۔ چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ماں باپ کے بعد ٹی وی کی سکرین وہ بڑی صورت ہے جو بچوں اور نوجوانوں کے نظریات۔ رجحانات۔ قدروں۔ رویوں اور اخلاق پر بہت گہرا اثر ڈال رہی ہے۔ لیکن نہایت خاموشی سے!

ٹی وی دیکھنے والے بچوں کے ذہنوں میں دنیا کی تصویر گہری اور دیرپا ہوتی ہے۔ اُن کا ذخیرہ الفاظ بڑا ہوتا ہے گو کہ بعض الفاظ کے معنی کا شعور نہیں ہوتا۔ چیزوں کی حرکات کے بارے میں اُن کا مشاہدہ عمدہ ہوتا ہے۔

باقی صٰ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرمہ شازیہ خان صاحبہ دارالنصر غربی ربوہ سے لکھتی ہیں:

خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ کے علم اور عمل میں برکت عطا فرمائے۔ (....)

سیفی صاحب اسوقت میں آپ کو ایک خط کی صورت میں تین خط لکھ رہی ہوں۔ پہلے دو خط میں آپ کو مختلف وجوہات کی بناء پر پوسٹ نہ کر سکی۔ چند ماہ پہلے آپ کو خط لکھا الفضل کے ہر حصہ کی تعریف میں علیحدہ علیحدہ لکھنا چاہتی تھی باقی خط تو لکھ لیا لیکن جب شذرات کے فوائد لکھنے لگی تو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ نون سین صاحبہ ہیں یا صاحب میرے ذہن میں تو نسرین آرہا تھا۔ جب کچھ سمجھ نہیں آیا تو اپنے بھائی اور بہن سے پوچھا۔ دونوں مجھ سے چھوٹے ہیں اور وہ بضد تھے کہ یہ مذکر ہے اور اس سے مراد جناب نسیم سیفی صاحب ہیں۔ لیکن چونکہ مجھے پورا یقین نہیں تھا سو خط اس بحث کی نظر ہو گیا۔

دوسرا خط 29 اپریل 1992ء کو لکھا آپ کے قطعہ جس کا پہلا شعر تھا۔

الفضل سے ہے اُنس تو پڑھئے خرید کر
مانگے کا پڑھ کے دل تو تسلی نہ پائے گا۔

کے جواب میں میں نے لکھا تھا۔

الفضل سے ہے پیار نہیں اتنا کہ جبھی
چھٹی کے دن بھی آئے یہی چلتے ہیں ہم
مانگے کی بات کرتے ہو؟ اپنا تو ہے یہ حال
چاہیں خرید کر اسے اوروں میں بانٹیں ہم۔

اس خط کو پوسٹ نہ کرنے کی وجہ قطعہ کا تیسرا مصرعہ تھا۔ میرا خیال تھا کہ "مانگے کی بات کرتے ہو" میں کچھ بدتمیزی ہے لیکن "کرتے ہیں" سے مصرعہ اچھا نہیں لگتا تھا۔ اب میرا خیال ہے کہ شاعری میں اتنی گنجائش ہو گی۔ آپ مائنڈ نہیں کریں گے۔

آنکھوں کی ٹھنڈک "میرا خیال تھا کہ شاید فہمیدہ منیر صاحبہ ہیں لیکن اس پر بھی میرے بھائی بہن کا اصرار تھا کہ آپ ہی ہیں پتہ نہیں وہ کیسے جان لیتے ہیں ویسے آپ کو چاہیئے کہ اپنی نظم میں نام کا استعمال کر لیں۔ تو ہم جیسے کم فہم قارئین بھی سمجھ جائیں گے جیسے 15 جولائی کے اخبار میں آپ کا شعر ہے

نسیم آرزو ہے تو بس اک یہی
خدا کا ہوں میں اور خدا ہو مرا

اسی شعر سے تو مجھے یقین آیا کہ آپ ہی "آنکھوں کی ٹھنڈک" ہیں۔ اگر دوسرا مصرعہ ایسے ہو تو کیا ہے۔

ع خدا کا رہوں میں، خدا ہو مرا

الوالاقبال، نسیم سیفی، نون سین، آنکھوں کی ٹھنڈک ہر صورت میں آپ الفضل کی بہترین خدمت کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اسکی جزاء عطا فرمائے (....)

"آپ کا خط ملا" بھی یقیناً بہت اچھا سلسلہ ہے۔ 7 جولائی کے اخبار میں پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب کے خط میں دوسری اچھی باتوں کے ساتھ شازیہ اور شازبہ میں فرق اور ان کے معنی بھی بیان ہوئے جس کی وجہ سے میں نے اپنا نام تبدیل کرنے کا فیصلہ بدل لیا ہے۔ میری دوست نے غلط مطلب بتایا تھا۔

"ایک اچھی بات" کے ذریعے آپ ایک بہت بڑی بات قارئین تک پہنچاتے ہیں اور "اَن چھوتے" عنوان کے تحت بات سیدھی دل کو لگتی ہے۔ ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ" اور خطبات سے اقتباسات جسطرح ہمارے اخلاق کو بہتر بناتے ہیں۔ اخبار کی زینت ہیں۔ "علمی مسائل" سائنسی و روحانی ہر طرح کا علم بخشتے ہیں۔ آپ کی شعری اور ادبی خدمت کے بارے میں میں کچھ نہیں کہوں گی کیونکہ امی جان کہتی ہیں منہ پہ تعریف نہیں کرنی چاہیئے

خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے پیارے "الفضل" کو نظر بد سے بچائے۔ (....) دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے (....)

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر اور علم اور قلم کو برکت عطا فرمائے (....)

خط کا جواب ضرور دیجئے۔ جواب طلب بات یہ ہے کہ کیا "ایک چھوٹی سی بات" میں ہم بھی لکھ سکتے ہیں؟ اور کیا باہمت لوگوں کے انٹرویو پر مبنی سلسلہ شروع کیا جا سکتا ہے؟

(آپ ضرور لکھ سکتی ہیں۔ سلسلہ شروع کیا جا سکتا ہے۔ ن۔س)

ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب حافظ آباد لکھتے ہیں:

پچھلے دنوں محترمہ صادقہ شمس صاحبہ کا مضمون "گزارا نہیں ہوتا" نظر سے گزرا۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ اس افراتفری کے دور میں جس چیز کو بھی دیکھیں اُسے حاصل کرنے کی انسان کوشش میں لگ جاتا ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ مطلوبہ چیزوں کی تلاش میں انسان خود تو مٹ سکتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ ساری خواہشیں پوری ہو سکیں۔ اگر انسان قناعت پسند ہو اور جو مل جائے اُس میں گذارا کرے۔ انسان بہت سی پریشانیوں اور الجھنوں سے بچ سکتا ہے۔

اس تیزی کے دور میں انسان آگے تو بڑھ رہا ہے لیکن حقیقت میں انسان ذہنی پریشانیوں اور بے شمار مسائل کے بوجھ تلے دبا ہوا آگے کی بجائے پیچھے کی طرف آرہا ہے۔

کاش وہ ساری غذائیں۔ محبت سے پُر ہوائیں صحت مند اور توانا جسم پھر سے لوٹ آئیں۔

ع لوٹ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

امید ہے آپ سردی گرمی کا خیال رکھتے ہوں گے۔ سرد جگہ سے فوراً گرم جگہ جانا نقصان دہ ہوتا ہے

درخت اگاؤ

پنجاب کے وزیر جنگلات نے کہا ہے کہ ملک کی عمارتی اور ایندھن کی ضروریات پورا کرنے کے لئے یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ صوبے کے ہر حصے میں زیادہ سے زیادہ درخت اگائے جائیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ کام ایک ایسی مہم کی صورت میں سرانجام دیا جانا چاہیئے جسے انگریزی میں وار فٹنگ (WAR FOOTING) کہتے ہیں۔ آپ مون سون کے درخت اگانے کی مہم کے آغاز میں جس کا آغاز 4 اگست سے ہوا خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ نجی زمینیں بھی تقریباً 80 فی صد ہر قسم کی لکڑی کی حامل ہیں۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ نجی سیکٹر میں درخت لگانے کی مہم کامیابی سے چلائی جا سکتی ہے۔ آپ نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اب ہماری بیشتر آبادی درختوں کی افادیت سے آگاہ ہو چکی ہے اور اس طرح انفرادی طور پر بھی اور مجموعی طور پر بھی پہلے سے زیادہ درخت لگانے کے لئے تیار ہے۔ بلکہ لگاتی بھی ہے۔

جہاں تک ماحولیاتی آلودگی کا تعلق ہے آپ نے کہا کہ اس سلسلے میں درختوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ جتنے زیادہ درخت ہوں گے اتنی ہی آلودگی کم ہو گی۔ حال ہی میں برازیل میں اسی موضوع پر ایک کانفرنس منعقد کی جا چکی ہے جس میں دنیا کے تقریباً تمام ممالک کے نمائندوں نے حصہ لیا۔ اس موقعہ پر یہ بات خاص طور پر سامنے لائی گئی کہ جہاں تک ماحولیاتی آلودگی کا تعلق ہے۔ وہ درختوں کے کاٹنے سے بڑھتی ہے۔ اس کانفرنس کے موقعہ پر اس بات کا مطالبہ کیا گیا کہ ہر ملک میں درخت اگانے کے لئے اس کے بجٹ کا تین فی صد مختص کیا جائے۔

وزیر موصوف نے کہا کہ ان باتوں کے پیش نظر 93-1992ء کو درخت اگاؤ سال کے طور پر منایا جانا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ ہر درخت کے لگانے پر کسانوں کو پانچ روپے بطور انعام دیئے جائیں گے۔ اس موسم مون سون میں دو کروڑ درخت لگائے جانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اور محکمہ جنگلات نے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ مختلف قسم کے پودے مہیا کئے جائیں۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ جب یہ پودے لگائے جائیں گے تو ان کی خبر گیری بھی کی جائے گی۔

عراقی جہاز

خلیج کی جنگ کے معاً بعد عراق نے کہا تھا کہ اس نے اپنے 148 ہوائی جہاز جن میں سے 115 فوجی تھے اور 33 سویلین ایران اس لئے پہنچا دئیے ہیں تاکہ وہ اتحادیوں کی بمباری سے تباہ نہ ہو جائیں۔ بعد میں بتایا گیا کہ ان جہازوں کی تعداد 132 تھی۔ ایران نے ان کی تعداد اس وقت صرف 22 بتائی تھی۔ چھ جہاز ایسے بھی تھے جو ملکیت تو کویت کے تھے لیکن عراق نے انہیں تہران پہنچا دیا تھا۔ ان چھ جہازوں میں سے ایک جہاز تو پہلے ہی واپس کیا جا چکا ہے۔ دو اب واپس کئے گئے ہیں۔ اور تین مزید جہازوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ عنقریب وہ بھی واپس کر دئیے جائیں گے۔ یہ تو چھ کے چھ جہاز کویتی سرکاری افسروں کے حوالے کئے جا چکے ہیں۔ لیکن جہاں تک ان کی پرواز کا تعلق ہے ان میں سے ابھی تک صرف تین کویت پہنچائے گئے ہیں۔

سعودی عرب نے بتایا ہے کہ تہران کا نظریہ یہ ہے کہ وہ 132 ہوائی جہاز جو عراق کی ملکیت تھے۔ اب ایران کی ملکیت ہیں اور اس سلسلہ میں ہر قسم کی کارروائی کی جا چکی ہے۔ ایران یہ سمجھتا ہے کہ عراق ایران جنگ میں جو ایران کا نقصان ہوا ہے اس کے بدلہ میں یہ جہاز اسے مل گئے ہیں۔ اور اسے اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ انہیں اپنی ملکیت بنائے۔

کہا جاتا ہے کہ ان جہازوں کی مجموعی قیمت 2.1 ملین ڈالر ہے۔ اگر انہیں ایران کی ملکیت بنانے کے سلسلے میں تمام کارروائی مکمل کی جا چکی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب یہ جہاز عراق کو کسی صورت نہیں مل سکیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س: لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال کا سنگِ بنیاد کب رکھا گیا؟

ج: ۲۰ فروری ۱۹۸۷ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال کا سنگِ بنیاد حضرت بانیٔ سلسلہ کے رفیق حضرت مولوی محمد حسین صاحب نے رکھا۔

س: حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا وصال کب ہوا؟

ج: مورخہ ۶ مئی ۱۹۸۷ء کو حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا وصال ربوہ میں ہوا۔

س: سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۹۸۷ء میں شامل ہونے والی خواتین کی تعداد کیا تھی؟

ج: ۳۰ ستمبر ۱۹۸۷ء کو منعقد ہونے والے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں چار ہزار (۴۰۰۰) خواتین کے علاوہ کثیر تعداد میں ناصرات نے شرکت کی۔

س: ۱۹۸۷ء میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کن لجنات کے تربیتی دورے کئے؟

ج: ۱۔ حضرت سیدہ صدر صاحبہ اور صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے فروری ۱۹۸۷ء کو ضلع خانیوال، رحیم یار خان اور راجن پور کا تربیتی دورہ کیا اور

۲۔ ۹ مارچ ۱۹۸۷ء چکوال، دوالمیال جہاں ضلع چکوال کی مجالس بھون، چکوال، رتوچھہ، کلر کہار کی نمائندگان شامل تھیں۔

س: ۱۹۸۷ء میں مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کن بیرونی ممالک کا دورہ کیا؟

ج: ۱۹۸۷ء میں آپ نے انگلستان، ڈنمارک، جرمنی، نائیجیریا اور گھانا کا دورہ کیا۔

س: ساتویں آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس ٹورنامنٹ میں کتنے اضلاع کی مجالس کی کھلاڑیوں نے حصہ لیا؟

ج: ۶، ۷ فروری ۱۹۸۸ء کو ربوہ میں منعقدہ ساتویں آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس ٹورنامنٹ میں اٹھارہ اضلاع کی چھپن مجالس سے دو سو ستر کھلاڑی شریک ہوئیں۔

س: ساتویں تعلیم القرآن کلاس لجنہ برائے طالبات میٹرک میں کل کتنی طالبات شریک ہوئیں؟

ج: ۲۸ مئی تا ۹ جون ۱۹۸۸ء کو مرکز ربوہ میں لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام تعلیم القرآن کلاس برائے طالبات میٹرک میں کل ۱۵۱ طالبات شریک ہوئیں۔ لجنہ ربوہ کے علاوہ ۲۱ اضلاع کی ۵۵ مجالس کی ۲۰۵ طالبات شریک ہوئیں۔ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے افتتاح فرمایا۔

س: ۱۹۸۸ء میں مڈل سٹینڈرڈ امتحان میں کس کس ڈویژن کی احمدی طالبات نے نمایاں پوزیشن حاصل کر کے ایوارڈ حاصل کئے؟

ج: عزیزہ زبدہ شفیع صاحبہ گجرات ڈویژن میں امتحان مڈل سٹینڈرڈ میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے پر وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو سے خصوصی ایوارڈ اور پانچ ہزار روپیہ نقد انعام حاصل کیا۔

۲۔ عزیزہ سعدیہ جواد مخدوم صاحبہ نے سرگودہا ڈویژن میں امتحان مڈل سٹینڈرڈ میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

بقیہ: صہ ۳ سے آگے

کا تم اسی سے اندازہ کر لو کہ وہ ایک معقول تنخواہ چھوڑ کر یہاں دس روپے ماہوار پر ہماری انجمن میں ملازم ہو گیا تھا۔ یہ شخص ہماری انجمن کے ابتدائی ممبروں میں سے تھا۔ ضمناً میں یہ بتا دیتا ہوں کہ جس وقت میں نے یہ انجمن قائم کی تھی اس وقت ہم صرف سات لڑکوں نے اسے اپنے خرچ پر جاری کیا تھا۔ اس وقت تحریک جدید کے ۱۴۰ لڑکے ہیں۔ مگر وہ ان سات جیسا کام کر کے بھی نہیں دکھا سکتے۔ ہم کل سات لڑکے تھے مگر ہم نے دس روپے ماہوار کا ایک نوکر بھی رکھا ہوا تھا۔ ہماری مالی حالت اس وقت جو کچھ تھی اس کا اندازہ اس سے لگ سکتا ہے کہ مجھے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے تین روپیہ ماہوار وظیفہ ملا کرتا تھا جو قلم دوات کاغذ اور دوسری ضروریات میں خرچ کیا کرتا۔ مگر ان تین روپوں میں سے بھی میں ایک روپیہ ماہوار اس انجمن پر خرچ کرتا تھا۔ اسی طرح باقی لڑکوں کا حال تھا۔ اسی سرمایہ سے آہستہ آہستہ ہم نے رسالہ جاری کیا۔ اور چونکہ رسالے پر ہم خود محنت کیا کرتے تھے اس لئے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اچھا سرمایہ جمع ہو گیا اور ہمارا کام عمدگی سے چلنے لگا اور ہم نے کام کی سہولت کے لئے دس روپیہ ماہوار پر ایک آدمی رکھنے کا فیصلہ کیا اور اس دوست نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کر دیا۔ وہ آدمی بہت نیک تھا۔ غریبوں کی مدد کیا کرتا، رفاہِ عام کے کاموں میں حصہ لیتا اور نماز روزے کا بھی پابند تھا۔ مگر بعض دفعہ آدمی سے کوتاہی ہو جاتی ہے۔ اس سے بھی ایک دفعہ یہ کوتاہی ہوئی کہ انجمن کا کچھ روپیہ اس نے اپنی ذاتی ضروریات پر خرچ کر لیا اور خیال کر لیا کہ اگلی تنخواہوں سے آہستہ آہستہ ادا کر دوں گا۔ اس امر کا جب ہمیں علم ہوا تو معاملہ ہماری کمیٹی میں پیش ہوا۔ اس وقت ہم میں سے کچھ کالج کے سٹوڈنٹس بھی تھے۔ چونکہ ہم سات لڑکوں میں سے کچھ انٹرنس پاس کر کے جلدی ہی کالج میں داخل ہو گئے۔ جب یہ معاملہ ہماری کمیٹی میں پیش ہوا تو جو کالج کے سٹوڈنٹ تھے انہوں نے اس امر پر زور دینا شروع کیا کہ اس شخص کو سخت سزا دینی چاہئے کیونکہ اس نے بددیانتی کی ہے اور اسے بددیانتی کے جرم میں علیحدہ کر دینا چاہئے۔ میں نے اس کے مقابلہ میں کہا اس میں کوئی شبہ نہیں اس شخص سے قانونی بددیانتی ضرور ہوئی ہے لیکن فیصلہ کرتے وقت ہمیں یہ بھی غور کرنا چاہئے کہ اس شخص کا ماحول کیا ہے۔ اور آیا اس سے جو بددیانتی سرزد ہوئی ہے یہ ناسمجھی کی وجہ سے سرزد ہوئی ہے یا شرارت کی وجہ سے سرزد ہوئی ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ بددیانتی اس نے شرارت کے طور پر کی ہے اور انجمن کو نقصان پہنچانے کے لئے کی ہے تو اسے واقعہ میں سخت سزا ملنی چاہئے لیکن اگر یہ ثابت ہو کہ اس نے شرارتاً ایسا نہیں کیا محض غفلت کی وجہ سے اس نے ایسا کیا ہے اور یہ خیال کر کے کچھ روپیہ خرچ کر لیا ہے کہ اگلی تنخواہ میں سے دے دوں گا تو گو بددیانتی یہ بھی ہے۔ مگر یہ شرارت والی بددیانتی سے مختلف ہے اور ہمیں سزا میں نرمی کرنی چاہئے۔ چنانچہ میں نے کہا اس شخص نے ہماری خاطر ایک اچھی نوکری چھوڑی اور یقیناً وہ نوکری جو ہماری ہے یہ اس کی پہلی نوکری کا قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ پس جب اس کی ہماری خاطر قربانی ثابت ہے تو گو اس کا فعل بددیانتی ہی قرار دیا جائے مگر یقیناً وہ اس حد تک نہیں جس حد تک شرارتی بددیانتی ہوتی ہے۔ ہمارے ساتھیوں میں سے ایک دوست یہ تمام تقریریں سنتے رہے اور خاموشی سے بیٹھے رہے اور انہوں نے اس میں کوئی دخل نہ دیا۔ مگر جب بحث لمبی ہو گئی تو وہ جوش سے کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ لوگ کیا بیوقوفی کی باتیں کر رہے ہیں۔ نہ کالج والوں کی بات میری سمجھ میں آتی ہے اور نہ میری طرف اشارہ کر کے کہا نہ ان کی۔ یہ دونوں کہتے ہیں کہ اس شخص نے بددیانتی کی ہے فرق صرف یہ ہے کہ ایک فریق کہتا ہے اس نے شرارت والی بددیانتی کی اور دوسرا کہتا ہے یہ ناواقفی کی بددیانتی ہے۔ ایک کہتا ہے سزا زیادہ دینی چاہئے اور دوسرا کہتا ہے سزا نرم دینی چاہئے۔ مگر دونوں اس کو بددیانت قرار دیتے اور اس کے فعل کو قابلِ سزا قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ بات دونوں کی غلط ہے اور خواہ مخواہ اس مجلس میں بلا کر ہمارا وقت ضائع کیا گیا ہے۔ آپ لوگ مجھے یہ بتائیں کہ یہ جو مجلس تشحیذ الاذہان کا روپیہ ہے یہ آپ کا ہے یا خدا کا۔ ہم نے کہا کہ خدا کا۔ وہ کہنے لگے کہ جب خدا کا ہے اگر خدا کے بندے نے کچھ روپیہ لے لیا تو تم کون ہو جو اسے بددیانت اور خائن قرار دو۔ ہم نے اس پر انہیں بہتیرا سمجھایا اور دلیلیں دیں کہ آپ کی یہ بات درست نہیں مگر وہ یہی کہتے گئے کہ مال بھی خدا کا اور بندہ بھی خدا کا۔ میری سمجھ میں تو اور کوئی بات آتی نہیں۔ ہم نے کہا اس کا تو مطلب ہے کہ دینی خزانہ میں سے جو روپیہ کسی کے ہاتھ آئے وہ اٹھا کر چلتا بنے۔ مثلاً صدر انجمن احمدیہ میں مال آتا ہے تو محاسب صاحب سیف اٹھا کر گھر لے جائیں۔ اور کہیں خدا کا مال خدا کا بندہ۔ جب مال خدا کا ہے تو میرا اسے اپنے نفس پر خرچ کرنا کہاں گناہ ہوا۔ اور جب ہم انہیں پکڑیں تو وہ کہیں کہ اچھا بتاؤ تم نے خدا کی خاطر مال دیا تھا یا نہیں اور جب ہم کہیں کہ ہاں دیا تھا تو وہ کہیں کہ بس پھر میں بھی اس کا بندہ ہوں۔ خدا کا بندہ خدا کا مال لے جا رہا ہے وہ کہنے لگے کہ اگر کوئی لے جاتا ہے تو لے جائے اور ہمیں اس میں دخل نہیں دینا چاہئے۔ ہم نے انہیں بہت ہی سمجھایا مگر یہ مسئلہ کچھ اس طرح ان کے دماغ میں مرکوز تھا۔ کہ آخر تک ہماری بات ان کی سمجھ میں نہ آئی۔

حضرت فضل عمر رحمہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے فرماتے ہیں۔ "تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ ہنسی اور تمسخر کو بکلی چھوڑ دو۔ بہت غم اور رنج کا وقت ہے اپنے اعمال میں تبدیلی کر لو کیونکہ یہ تکلیفوں کے دن ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز ـ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۰۷ میں راجہ محمد مرزا خان ولد راجہ حاکم خان صاحب قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر ۷۱ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن آدووال ضلع جہلم حال ۴۷/۱۸ دار الرحمت وسطی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۳-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان نمبر ۱۲ ۶/۳۰ دار الرحمت شرقی اقصٰی روڈ ربوہ مالیتی ۲۵،۰۰۰/- روپے۔ (۲) زرعی زمین ۸۰ کنال واقع آدووال ضلع جہلم مالیتی ---- اس وقت مجھے مبلغ ۸۲۴/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ راجہ محمد مرزا خان ۴۷/۱۸ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد عبداللہ قریشی وصیت نمبر ۵۴۷۰۔ گواہ شد نمبر ۲۔ راجہ منیر احمد خان وصیت نمبر ۲۴۴۴۳ پسر موصی۔

مسل نمبر ۲۸۵۰۸ میں ملک بشارت احمد ولد ملک رفیق احمد قوم چغتہ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۵-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی ۲۰،۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک بشارت احمد ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ میر غلام احمد نسیم استاد جامعہ احمدیہ وصیت نمبر ۲۱۲۹۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سعود احمد وصیت نمبر ۱۱۰۱۶۔

مسل نمبر ۲۸۵۰۹ میں سعدیہ سلطان بنت پروفیسر محمد سلطان اکبر قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۳ دار الصدر غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۲-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ سعدیہ سلطان ۱۲/۳ دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ پروفیسر محمد سلطان اکبر وصیت نمبر ۱۲۹۹۸ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری عطاء اللہ وصیت نمبر ۶۵۴۶

درخواست دعا: مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب باجوہ ناظم انصار اللہ ضلع نارووال آف باجوہ میڈیکل سٹور ظفروال کو ۲ر جولائی کو فالج کا حملہ ہوا ہے لاہور میں ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

بقیہ: صـ۱ سے آگے

... اور وہ بھی یہودی تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کیا تھا۔ لیکن اب ان کا کوئی نام بھی نہیں جانتا اور ان کے نام لینے والے اس وقت بھی کثرت سے موجود ہیں۔ قومیت کے لحاظ سے یہ اور وہ ایک ہی تھے۔ مگر انہوں نے چونکہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا تھا اس لئے ان کے نام اب تک قائم ہیں اور انہوں نے ایک رسول کا مقابلہ کیا تھا۔ اس لئے ان کے نام صفحۂ ہستی سے محو ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بنی اسرائیل دیکھو تم پر ہم نے بڑے بڑے انعام کئے تم میری نعمتوں کو یاد کرو۔ میں نے تم کو کل جہان پر فضیلت دی تھی۔

یہودیوں پر ایک ایسا زمانہ آیا تھا کہ اس وقت ان کا کوئی مقابلہ کرنے والا صفحۂ دنیا پر نہ تھا۔ دنیا کے بہت بڑے حصہ پر ان کی حکومت تھی۔ حتیٰ کہ اس وقت انہوں نے ہندوستان پر حملے کئے تھے۔ یہ انعامات ان پر اس لئے ہوئے تھے کہ انہوں نے رسول کی فرمانبرداری کی تھی۔ لیکن جب اس سے علیحدہ ہو گئے تو ذلیل ہو گئے۔

(خطبہ فرمودہ ۲۲ مئی ۱۹۱۴ء)

بقیہ: صـ۴ سے آگے

ماضی میں وقت کے جن لمحات میں والدین بچوں سے یہ معلوم کیا کرتے تھے کہ "آج سکول میں دن کیسے گزرا؟" اب بچے اس وقت ٹی وی کے سامنے مصروف ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ فارغ ہو جاتے ہیں تو ماں باپ کے پسندیدہ پروگرام شروع ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا والدین اور بچوں کے درمیان ایک اہم گفتگو کا وقت کم از کم رہ جاتا ہے ایک ماہر نفسیات کے مطابق ایسے بچے جو گھر میں بات چیت کی کمی کا شکار ہوں وہ اسکول جا کر دوستوں سے ضرورت سے زیادہ باتیں کرتے ہیں۔ اور یوں اپنی تعلیم کا حرج کرتے ہیں۔

تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ زیادہ ٹی وی دیکھنے سے بچوں کی قوت تخیل پر منفی اثر ہوتا ہے۔ بعض اساتذہ نے بتایا کہ ایسے بچے بے کار چیزوں سے کار آمد چیزیں یا کھلونے بنانے میں بہت کمزور ہو گئے۔ چھوٹی عمر میں زیادہ ٹی وی دیکھنا شروع کرنے والے بچے رفتہ رفتہ زندگی کے براہ راست تجربات سے دور ہونے لگتے ہیں۔ ایسے بچے سکرین دیکھ دیکھ کر اپنے آپ کو حقیقی زندگی میں بھی محض ایک تماشائی کے طور پر دیکھنے لگتے ہیں۔

اکثر ٹی وی پروگراموں میں نتیجہ ۶۰ منٹ یا ۳۰ منٹ یا اس سے بھی کم وقت میں نکل آتا ہے۔ مسلسل ایسا ہوتا دیکھ کر بچے کی وسعت حوصلہ کم ہو جاتی ہے اور کچھ سیکھنے کا عمل (جو طوالت چاہتا ہے) متاثر ہو جاتا ہے۔

کثرت سے رنگ برنگ اشتہارات دیکھنے سے ناپختہ ذہن خاموشی سے بعض ایسے اثرات قبول کرتا ہے جن سے بچے میں چیز کا نفع یا نقصان سمجھنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ بعض اشتہارات بچوں کو مضر صحت اشیاء کی طرف مائل کرتے ہیں۔

تحقیق یہ بھی بتاتی ہے کہ جو بچے والدین کی زیر نگرانی کچھ وقت ٹی وی دیکھتے ہیں۔ وہ اپنی توجہ آسانی سے تعلیم پر مرکوز کر سکتے ہیں۔ سبق آرام سے سمجھ لیتے ہیں۔ ان میں سوچنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ اچھے برے میں تمیز کرنے لگتے ہیں۔ ماہرین کہتے ہیں کہ ماں باپ کو بعض اوقات بچوں کے ساتھ بیٹھ کر چند پروگرام دیکھنے چاہئیں اور کہیں کہیں مناسب طور پر بتانا چاہئے کہ کیا دکھایا جا رہا ہے۔ اشتہارات میں سے اچھی بات واضح کریں اور غلط دعووں کا جھوٹ کھول کر بتائیں۔

اس زمانے میں والدین کو یہ سوال درپیش نہیں کہ "آج شام ان کے بچے کہاں ہیں"۔ بلکہ فکر یہ کریں کہ "آج شام ان کے بچے ٹی وی پر کیا دیکھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ کون ہے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۱۱ اگست ۔ کل بعد دوپہر اور آج صبح سے تیز دھوپ کے باعث گرمی میں اضافہ ہوگیا ہے ۔

○ حالیہ بارشوں کی وجہ سے ربوہ کی کئی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ گئی ہیں ۔ سڑکوں کے کناروں کے مزید ٹوٹ پھوٹ جانے کا خطرہ ہے ۔

○ قومی اخبارات نے خبر دی ہے کہ قومی اسمبلی کا اجلاس اس وقت شدید ہنگامہ اور شور شرابا کا شکار ہوگیا جب قائد حزب اختلاف اور سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کو وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا عبدالستار خان نیازی نے دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ۔ پی ڈی اے کے مسٹر فاروق لغاری نے کہا کہ ٹیلی ویژن پر محترمہ بے نظیر بھٹو کے بارے میں مولانا عبدالستار نیازی نے یہ الفاظ کہے ہیں کہ محترمہ بے نظیر نے قرآن و سنت کے بارے میں کلمات کفر کہے ہیں ایسا کہنے سے انکا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ اس پر مولانا عبدالستار نیازی نے اپنی بات پر اصرار کیا اور کفر کا فتویٰ دہرایا ۔ اس پر اپوزیشن کے اراکین نے سخت ہنگامہ کیا اور انہیں سرکاری درباری مولوی اور کافر قرار دیا ۔ مولانا عبدالستار نیازی اپوزیشن اور حکومتی اراکین بند مائیک پر چلاتے رہے ۔ ایوان چیخ و پکار اور ہنگامہ آرائی سے مچھلی منڈی بن گیا ۔ اپوزیشن نے کہا کہ وزیر دین کو اس مسئلہ کا علم ہی نہیں اور بغیر سوچے سمجھے بیانات داغے جا رہے ہیں ۔ اعتزاز احسن نے کہا کہ اس قسم کے لوگوں نے شکوہ لکھنے پر اقبال کو بھی کافر قرار دیا تھا ۔ خورشید شاہ نے کہا یہ ملا خود کافر ہے حکومت اور حزب اختلاف کے رہنماؤں نے ایک دوسرے پر کفر اور شرک کے الزامات لگائے ۔ عبدالستار خان نیازی کی تقریر پر اپوزیشن کے اراکین چیخ چیخ کر بولتے رہے ۔ ڈپٹی سپیکر حاجی نواز کھوکھر کی طرف سے ان کو خاموش کرانے کی تمام تدابیر ناکام رہیں ۔ ظہر کی اذان کی آواز بلند ہوئی تو سپیکر نے اجلاس ملتوی کر دیا ۔ بعد ازاں پی ڈی اے کے پانچ اراکین نے اس مسئلہ پر تحریک استحقاق کا نوٹس دے دیا ۔

○ بعد ازاں مولانا عبدالستار خان نیازی نے اپنے چیمبر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بے نظیر ایک دو دن میں معافی مانگ لیں ورنہ اللہ کا عتاب نازل ہوگا ۔

○ مولانا عبدالستار خان نیازی نے اپنی پریس کانفرنس میں یہ بھی کہا کہ بے نظیر اور اپوزیشن کے تمام اراکین واجب القتل ہیں ۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں اشارۃً گستاخی کا مرتکب بھی واجب القتل ہے ۔

○ صوبائی وزیر مسٹر پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو نے قہر خداوندی کو آواز دی ہے ۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ توہین رسالت کے بل کا مقصد ملک کو "ملائیت" کی طرف لے جانا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ جہاں بیس روپے میں گواہ مل سکتا ہے وہاں کسی بھی بے گناہ کو توہین رسالت کے جرم میں پھانسی پر چڑھایا جا سکتا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے بارہ کروڑ عوام رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کی حفاظت کرنا جانتے ہیں ۔

○ بی بی سی کا کہنا ہے کہ سینیٹ میں حکمران اتحاد کے درمیان اختلافات پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں سو وزیر اعظم کے لئے یہ بات سُبکی کا موجب ہو سکتی ہے کہ ان کے مخالف سینیٹر اجلاس بلانے کی پوزیشن میں آ گئے ہیں ۔

○ وفاقی حکومت نے اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے ڈیڑھ دو سال میں سٹیٹ بنک سے ۷۶ ارب ڈالر کا قرضہ حاصل کیا ہے ۔

○ سپریم کورٹ نے حکومت پنجاب کو اجازت دے دی ہے کہ وہ کوآپریٹو اداروں کے اثاثے رہن رکھ کر کھاتہ داروں کی ادائیگی کر سکتے ہیں ۔ یہ اجازت سپریم کورٹ نے اپنے ایک عبوری حکم میں دی ہے جو پنجاب حکومت کی رٹ کے فیصلے تک نافذ العمل رہے گا ۔

○ کابل پر حکمت یار کی حزب اسلامی نے بدترین بمباری کی صرف ۹۰ منٹ میں افغان دار الحکومت پر ۶۵۰ سے زیادہ راکٹ برسائے گئے ۔ ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہونے کا امکان ہے ۔ حزب اسلامی نے جنوبی مضافاتی علاقہ سے شہر کی جانب پیش قدمی کی کوشش بھی کی لیکن افغان حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اس پیش قدمی کو ناکام بنا دیا گیا ہے ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے ۔

○ وفاقی وزیر اعجاز الحق نے جنرل ضیاء الحق کی ہلاکت کے واقعہ کی تفتیش کے لئے عدالتی کمیشن کے قیام کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے بروقت اقدام قرار دیا ہے انہوں نے کہا کہ انہیں عدلیہ پر پورا اعتماد ہے

○ سندھ ہائی کورٹ کے جج مسٹر نبی شیر جونیجو کیس کے ملزموں کو بری کرنے کے خلاف اپیل سپریم کورٹ نے مسترد کر دی ہے ۔

○ بھارتی فوج نے اسرائیلی کمانڈوز کی مدد سے کشمیریوں کے خلاف نئے حملوں کا آغاز کر دیا ہے ۔

○ دریائے چناب میں شدید سیلاب سے شورکوٹ کا وسیع علاقہ زیر آب آگیا ہے ۔ متاثرہ علاقوں سے ۶۵ ہزار افراد کو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا ہے ۔ ۸۱ کیمپ قائم کئے گئے ہیں ۔

○ ایم کیو ایم کی زیر زمین قیادت نے لندن میں مقیم الطاف حسین کو پیغام بھیجا ہے کہ "اسلام آباد میں گڑ بڑ ہے تین بڑوں میں ہم آہنگی نہیں ہے ۔ اس لئے حکومت سے صلح کے مذاکرات نہ کئے جائیں"۔ سندھ آپریشن کے ذمہ داروں نے یہ گفتگو ٹیپ کر لی ہے ۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ۱۴ اگست کو مینار پاکستان پر "پٹواریوں" کا جلسہ ہوگا ۔ یہاں مسلم لیگ جلسہ کر رہی ہے ۔

○ پنجاب مسلم لیگ کی طرف سے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ ۱۴ اگست کو موچی دروازے میں جماعت اسلامی کا لیڈرشپ غیر سنجیدہ فیصلہ ہے ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ اپوزیشن اب حکومت سے مذاکرات نہیں کرے گی ۔

مقدیسی ماؤلین مشہرہ آفاق
حبِّ اٹھراء
سو گولی تیس روپے ۔ مکمل کورس ۔/۱۲۰ روپے
نیران
نرینہ اولاد کی مشہور دوا ۔/۱۲۰ روپے
زدجامِ عشق
تیس گولی ۹۰/ روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ ۔ پاکستان
فون :- ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

ضرورت ہے
۱۔ سیلز مین ، تعلیم کم از کم میٹرک ۔ عمر ۲۰ تا ۳۵ سال
۲۔ ربڑ پارٹس کا کام سیکھنے والے لڑکے
رہائش کا انتظام بھی ہوگا ۔
دوران ٹریننگ وظیفہ بھی دیا جائے گا ۔
پتہ برائے رابطہ
میاں بھائی
۱۰۔ منٹگمری روڈ ۔ لاہور
فون نمبر ۲۲۲۳۷۲
۲۲۲۳۷۳

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈِش اینٹینا
خریدنے کے لئے
نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱۔ ہال روڈ ۔ لاہور
فون نمبر ۶۱۶۲۴
۲۲۶۵۰۸

مفید اور مؤثر دوائیں
نور اُبٹنہ چہرے کے کیل چھائیوں ، داغوں اور مہاسوں کو دور کر کے حسن میں اضافہ کرتا ہے ۔
نور آملہ سکری خشکی دور کر کے بال نرم ملائم اور لمبے کرتا ہے ۔ بال گرنے بند ہو جاتے ہیں
تابانی ہربل لوشن ، چہرہ اور ہاتھوں کی خوبصورتی اور دلکشی کیلئے ۔
نور منجن : دانتوں اور منہ کی یومیہ صفائی کیلئے
شفاء پائیوریا مسوڑھوں کے خون و پیپ کو دور کرتا ہے ۔
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ۔ ربوہ

پتہ